نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان - ۸ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین سیر آج ملتوی رہی قبل از عشا مجلس مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین۔

مہندی اور وسمہ مہندی اور وسمہ کی نسبت ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہین کہ وسمہ نہ لگانا چاہیئے۔ یا مہندی لگائی جاوے یا وسمہ اور مہندی ملا کر۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین سیر آج بھی ملتوی رہی۔

قبل از عشا

زندگی اور دولت ایک شخص کی نئی ایجاد پر ذکر آیا کہ اس کی ایجاد بہت مقبول ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے وہ لاکھہا روپیہ اب کما وے گا فرمایا کہ دنیا چند روزہ ہے لوگ سمجھتے ہین کہ دولت آوے گی اور ان کی نظر یہان تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اگر زندگی نہ ہوئی تو کیا فائدہ لوگون کا دستور ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر نہین ڈالتے +

ہمارے امریکن احمدی کے کچہہ سوانح مسٹر اندرسن جن کا ذکر خیر اور اس جماعت مین شمولیت پر ہم البدر صفحہ ۱۱۲ مین لکھہ چکے ہین ان کا ایک خط ہمارے مکرم اور معظم دوست مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آیا تہا وہ انہون نے حضرت اقدس کو سنایا جس کا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین مفتی صاحب کی خط وکتابت کے عنوان مین بسم اللہ کا ترجمہ لکھا ہوا دیکہکر اب ہمارے امریکن دوست نے بھی بسم اللہ لکھنی شروع کر دی۔

نیو یارک ۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

خدا کے نام سے شروع جو کہ بہت مہربان ہے

مجھے آپ کا ۲۸ تاریخ کا خط ملا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک میرا پہلا جواب آپ تک پہنچا ہو گا جو استفسار آپ نے کئے ہین مین حتی الوسع انکے جوابات دیتا ہون ؛

مین علاقہ روس کی ایک سرزمین نامی فنلنڈ مین پیدا ہوا تہا لیکن میرے آبا واجداد روس کی جنوب مشرق کی طرف سے آئے تہے اور وہ بوپر جماعت سے تعلق رکھتے تہے بوپر لفظ کے وہی معنے ہین جو کہ تاتاری زبان مین بہادر لفظ کے معنے ہین اور ممکن ہے کہ ان کی رگون مین تاتاری یا اسلامی خون کا کچہہ حصہ بھی ہو ہمارے خاندان کا ایک حصہ جو کہ روس کے شمال اور فنلنڈ مین رہتا ہے وہ روسی گرجہ اور لوتھر کے گرجہ سے تعلق رکہتا ہے اور یہی مذہب کثرت سے فنلنڈ مین رائج ہین + اور مین کب سے مسلمان ہون اس کا جواب یہ ہے کہ میرے پیارے دوست مسٹر محبوب صاحب نے تو مسلمون کے رجسٹر مین مقام قسطنطنیہ پر میرا نام نومبر ۱۹۰۱ء مین درج کیا تہا لیکن اس سے تین سال پیشتر ہی میرا خیال تہا کہ مین بعض اہل اسلام سے خواہ قسطنطنیہ مین خواہ کاذولف مین خواہ روس مین اپنے سچے دین اسلام کی قبولیت کے اظہار کی خط وکتابت کرون گا اور بڑی راستی سے کہہ سکتا ہون کہ دراصل گذشتہ سات اٹھ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے مین مسلمان ہون میری عمر نومبر ۱۹۰۳ء مین ۳۳ سال کی ہوگی اور میرا پیشہ ایک کیمسٹ (یعنی دوائی گر) کا ہے اگرچہ مین مرکب ادویہ کو مفردات مین لانے کا کام کرتا ہون مگر مفردات کو مرکب بنانے کی بھی مجھکو مشق ہے

زبان دانی کے لحاظ سے مین انگریزی لاٹینی سویڈش ۔ ڈینش ۔ جرمن ۔ روسی اور نوسوجین زبان سے بخوبی واقف ہون اور تاتاری زبان سے بھی کچہ واقفیت رکھتا ہون ۔ لیکن ابھی تک مین نے عربی زبان کا مطالعہ بالکل نہین کیا ہے ۔ ان دنون مین مین بیمار رہا ہون اور ڈاکٹر نے مجھے زیادہ نوشت وخواند سے منع کیا ہے لیکن جونہی کہ میری صحت ترقی پکڑتی ہے مین ضرور عربی پڑہون گا اور پہر قرآن کی تلاوت بھی عربی ہی مین کیا کرون گا اب میرے پاس قرآن کے انگریزی تراجم ہین جنکو مین مطالعہ کیا کرتا ہون۔

میری تعلیم کا یہ حال ہے کہ مین مقام سویڈن مین ۸ سال کی عمر مین مدرسہ جاتا تہا اور یہان میرے والدین نقل مکانی کر کے آگئے تہے اور مین نے کینیڈا کے ایک کالج مین ۱۸ سال کی عمر مین تعلیم پائی ہے اور خود نیویارک کے

کالج میں بھی کچھ عرصہ جاتا رہا ہوں۔ ۲۰ سال سے مجکو امریکہ میں رہنے کا اتفاق ہے اور باقی ۷ سال میرے سویڈن ڈنمارک اور فنلنڈ وغیرہ ممالک میں گذرے ہیں ٭

میرے نام کی نسبت جو آپ کی بڑی آرزو ہے کہ میں کوئی اسلامی نام اختیار کروں شاید اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اپنے نام کے مانند ایک حصہ نام کا ایزاد کروں سو واضح ہو کہ میں وہ حصہ اپنے نام کے ساتھ (احمد حسن) نام کا ایزاد کرتا ہوں لیکن تاہم اس امر کا خیال رہے کہ خط و کتابت میں نام کو بہت طول دیکر نہ لکھا جاوے کیونکہ امریکہ میں اس کو پسند نہیں کرتے اور اس لئے مناسب امر ہوگا کہ آئندہ آپ حسن ایف ایل اندرسن کے نام سے مجھے مخاطب کیا کریں۔

اب میں خط کو ختم کرتا ہوں اور بڑی آرزو ہے کہ آپکی صحت کامل اور ترقی درجات ہو اور مجھے دوسرے اور نئے دلچسپ حالات سے اطلاع دیویں ٭

۳۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشا کی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک ہو سکے باقی کل نمازیں آپنے باجماعت ادا کیں ٭

سیر

الہام فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں "فِیہِ خَیرٌ وَبَرکَۃٌ" اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے ٭

حج پر اعتراض اور جواب مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ حضرت مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے فرمایا کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا نے اول رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی وہ خدا کی ہدایت اور راہ نمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہیں اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الہی ارادہ سے کرتے ہیں اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہرینگے اور مَنِ استَطَاعَ اِلَیہِ سَبِیلاً کے بارے میں کتاب حج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ ماموریں کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہے آنحضرتؐ ۱۳ سال مکہ میں رہے آپنے کتنی دفعہ حج کئے تھے ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا ٭

سوال۔ کیا قرآن میں کوئی صریح آیت مسیح بے پدر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

جواب۔ فرمایا کہ یحیٰی اور عیسی علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش خوارق طریق سے ہے ویسے ہی مسیح کی بھی ہے پھر یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کر کے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنےٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے یعنی جسقدر معجز نمائی کی قوت یحیٰی کی پیدائش میں ہے اس سے بڑھکر مسیح کی پیدائش میں ہے ٭ اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو یحیٰی کی پیدائش کا ذکر کر کے کیوں ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا اس سے کیا فائدہ تھا یہ اسی لئے کیا کہ تاویل کی گنجائش نہ رہے ان دونوں بیانوں کا ایک جا ذکر ہونا اعجازی امر کو ثابت کرتے ہیں اگر یہ نہیں ہے تو گویا قرآن تنزل پر آتا ہے جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے۔

پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ اگر مسیح بنا باپ کے نہ تھا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا جسکا یہ جواب دیا گیا تو اریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لئے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپکا باپ کوئی نہ تھا اس پر خدا نے یہود کو جواب دیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی۔ بہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہیں ان سے جواب کو دیکھنا چاہیئے اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے تو اول قانون قدرت کی حد بست دکھلاوے

یکم مئی ۱۹۰۳ء

فجر - جمعہ - اور عصر کی نمازوں میں حضرت اقدس شامل نہ ہو سکے۔ جمعہ کیوقت آپنے وضو بھی کیا اور طیار تھے کہ مسجد اقصیٰ میں تشریف لاویں کہ یکایک چکر آگیا اور آپ سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا موجہ سے شامل جمعہ نہ ہو سکے مغرب اور عشا کی نماز میں آپ بفضل خدا شریک ہوئے۔

قبل از عشا

رویا فرمایا کہ میں نے ایک منذر رویا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میرا انجن بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے وہ بالوں ہی میں رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا۔ اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے

مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ہوگا ایک صاحب نے پنجابی نظم پڑھی اس کو سنکر فرمایا کہ آنحضرتؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود میری قبر میں ہوگا اس سے یہ سِر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے محسوس کیا ہے کہ دوئی اور دولی کو وہ بالکل محسوس نہ کرے گا کیونکہ کسی دوسرے نبی کے آنیسے سے تو دوئی ثابت ہوگی اس لئے اس میں اشارہ ہے کہ میں خود ہی آؤں گا جیسے موت میں وہ ساتھ ہے ویسے ہی حیات میں بھی ہوگا میں نے ایک دفعہ اس کی مثال کہیں لکھی بھی ہے کہ اگر میاں بیوی ایک مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک بڑا آئینہ سامنے ہو جس میں دونوں کا عکس پڑتا ہو۔ تو کیا میاں اوس اپنے عکس کو غیر خیال کر کے اس امر پر غیرت کھائے گا کہ اس کی بیوی کیا اوس کے ساتھ ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ جانے گا کہ یہ تو میں ہی ہوں پس بروز میں اسی طرح کوئی غیریت نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی دوسرا نبی آوے تو اس میں غیریت ہوگی اور آنحضرت کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپکی کرسی پر دوسرا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرے اور آپکا درجہ بلند کر کے آپکو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بناوے اور آخر میں اگر یہ دکھ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بٹھا دیوے (یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ غیرۃ انسان سے کبھی جدا نہیں ہوا کرتی آنحضرت صلعم کے سامنے جب حضرت عمر رضؓ نے ایک توریت کا ورق پڑھا اور کہا کہ اس میں کچھ عمدہ باتیں ہیں تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اسپر حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا کہ اے عمر تیری ماں مرے کیا تو رسول اللہ صلعم کے چہرہ کو نہیں دیکھتا۔ جب توریت کے ایک ورق پڑھے جانے پر آپ کے چہرہ کا یہ حال ہوا تو جب اسرائیلی مسیح آپ کی کرسی پر آکر بیٹھ جاوینگے تو کیا حال ہوگا ٭

ہوشعنا براہین میں یہ ایک الہام حضرت اقدس کا درج ہے یہ ایک ایرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں "نجات دے" فرمایا کہ **یا مسیح الخلق عدوانا** کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے ٭

قوم میں کونسی روح ہو تو قوم قوم بنتی ہے فرمایا کہ ایک مامور کی اطاعت اسطرح ہونی چاہیئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز اور

انکساری اور خوش مدورآمد کیون نکرے مگر بس اتنا ہو کہ ان باتوں مین کسیکو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگون مین واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے صحابہ کرام کی زندگی مین ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملیگا کہ اگر کسیکو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہو تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیون نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسیکی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے

ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو

---

۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

مہر — مہر کے متعلق ایک نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے۔

فرمایا کہ تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا - اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث مین کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگون کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک مین یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو مین رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والون کی نیت لینے کی ہوتی ہو اور نہ خاوند کے دینے کی -

میرا مذہب ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اسکی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہان رضا اور رغبت سے وہ اسیقدر مہر پر آمادہ تھا جسقدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر شدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھکر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون

عبرت — مولوی محمد حسین بٹالوی کے ریویو پر جو کہ براہین پر لکھا ہے ذکر چلا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمین اس کی حالت پر تعجب ہے کہ جس وقت ایک درخت کا ابھی تخم ہی زمین مین ڈالا گیا ہے اور کسی طرح کا نشو و نما اس نے نہین پایا نہ پتا نکلا ہے نہ پھل لگا ہے نہ کوئی پھول اس نے دیا ہے تو اس معدومی کی حالت مین تو اس کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ اس کی نظیر سو سال مین کہین نہین ملتی اور اب جب وہ درخت پھیلا اور پھولا اور نشو و نما پایا تو اس کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے :

ابتدا مین ہمارے دعوے کی مثال رات کی تھی اُس وقت تو شبپر کی طرح اُسے قبول اور پسند نہ کیا اور اب جب دن چڑھا اور سورج کی طرح وہ چمکا تو آنکھ بند کرلی +

جن ایام مین شناخت کے آثار نہ تھے تو ذاتی نقصان اپنا یہ کیا کہ نور کو کھو بیٹھے اور جس وقت یہ امر مخفی اور مستور تھا تو ریویو لکھے اور رائے ظاہر کی - اب یہ وقت آیا تھا کہ وہ اپنے ریویو پر فخر کرتا کہ دیکھو جو باتین مین نے اول کہی تہین وہ آج پوری ہو رہی ہین اور میری اس فراست کے شواہد پیدا ہوگئے ہین مگر افسوس کہ اب وہ اپنی فراست کے خود ہی دشمن ہو گئے ہین ۔ کونسی بات نئی کی ہے جس حکم کے وہ لوگ منتظر ہین پہلا ہم پوچھتے ہین کیا اس نے آکر ہر ایک رطب و یابس کو قبول کرلینا ہے اور وہ وحی کی پیروی کریگا یا کہ ان مختلف مولویون کی اگر اس نے آکر انہی کی ساری باتین قبول کرلینی ہین تو پھر اس کا وجود بیہودہ ہے۔

قبل از عشا

رویا و الہام — فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ مین بیمار دن کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

ہدایت کون پاتا ہے — فرمایا کہ جو شخص محض صدق سے طلب حق چاہتا ہے تو خدا اُسے راہ حق دکھاتا ہے اور جس مین نفسانی اغراض اور نفس کی ہی طلب ہوتی ہے تو اسے راہ نہیں ملا کرتی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - غرض یہ ہے کہ خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہئے اغراض نفسانی شرک ہوتی ہین وہ قلب پر حجاب لاتے ہین اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے یہ ٹھوکر کا باعث ہوتے ہین ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے توحید خالص پہ قدم مارے سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب مین فرق آتا دیکھیگا تو اسی وقت الگ ہو جاویگا - کیا صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت مین ترقی ہو ہماری بیعت تو صرف توبہ کی ہے اور ان کی بیعت سر کٹانے کی بیعت ہوتی تھی جب وہ اپنی جان دینے کو بیعت کرتے تھے تو خود ہی دیکھ لو کہ پھر ان کو دنیا وغیرہ کی کس قدر امید ہوگی جس نے مرنے کا ارادہ کر لیا باقی اس نے کیا رکھا ہان یہ خدا کا فضل ہے کہ جس نے خدا کے واسطے سب کچھ چھوڑ کر کمبل اوڑھا پھر اس کو سب سے اول خلیفہ دیدیا ابوبکر رضہ کا اس مین کوئی منشا نہ تھا کہ ضرور یہ سب کچھ ملے مگر خدا کا خود منشا تھا کہ خود سب کچھ ان کو دیا جاتا اور ابوبکر رضہ نے دیا ہی کیا تھا زیادہ سے زیادہ سو روپیہ یا کچھ زیادہ ہوگا مگر ہان جسقدر تھا سب کا سب دیدیا تھا خدا کی ذات رحیم کریم ہے وہ کسیکا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا ان لوگون کے بھی کیا اخلاص تھے جن کی بیعت سے یہ غرض مطلق نہ تھی کہ دنیا بھی ملے ادہر ایک طرف حواریون کی حالت کو دیکھو انجیل کیا گواہی دے رہی ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ انسان اپنا ہی اپنے نقصان کرتا ہے اور مایوسیون اور حسرتون مین رہتا ہے ورنہ اگر وہ اپنے مخفی اغراض سے الگ ہوجاوے تو خدا اسے ضعیف اور محتاج سمجھکر سب کچھ دیدیتا ہے جس کی اُسے احتیاج ہوتی ہے دنیا کا حظ فانی ہے مگر جو لوگ اُسے خدا کے واسطے چھوڑ دیتے ہین تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ زمین مین اُسے قبولیت دیجاتی ہے قبولیت سے مراد وقت دنیا ہی کی ہے - زمینی گورنمنٹون کے لئے جو ذرا سا کچھ کرتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گوائے کیا اُسے اجر نہ ملیگا جو کچھ اس کی خاطر کھویا جاتا ہے وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھ اسے دیدیتا ہے اپنے ذمہ نہین رکھتا مگر ان باتون پر ایمان لانے والے تھوڑے ہین - لوگ اسباب پر گرتے ہین ایمان نہیں ہوتا اسی لئے دکھ اٹھاتے ہین ٹھوکرین کھاتے ہین انبیا اور اولیا جس قدر گذرے ہین اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی اور دنیا کے کامون مین پڑتے تو ذلیل ہوتے مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا تو ان کی عزت اس قدر ہوئی دنیا مین جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے وہ سب کچھ اس کو دین ہی سے ملسکتے ہین دیکھو جو کمین جو دون بینی ہین ان کی نسبت بیل اپنی غذا مین زیادہ لذت محسوس کرتا ہے پھر بیل کی نسبت انسان جو کچھ غذا کھاتا ہے اس مین زیادہ لذت پاتا ہے کیونکہ اس مین قوت لذات کے احساس کرنے کی زیادہ ہے پھر انسان خواص انسان ہین وہ اسیطرح ان لذات مین زیادہ لذت پاتے ہین اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیوی تمام لذات مین خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اسپر کیا عمدہ صادق آتا ہے جے تو میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۵ مئی مباحثہ
گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اپنے میں سے ایک سکھ صاحب کو اپنا بادشاہ بنا لیا اب پرجہ نے اتفاق کر کے ان کی ہاتھی بھی چھوڑ دی ہے سرکار انگریزی کو اپنا بادشاہ قائم کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہی عام ارواح جمع ہو جاویں اور اتفاق کر لیویں تو خدا کی خدائی کو جواب دے سکتے ہیں اپنے میں سے ایک اور خدا بنا لیوین تو ممکن ہے ہو یہ جو کہا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا میں شرارت اور ہلاکت کی قوۃ نہیں ویسا ہی پیدا کرنے کی طاقت نہیں پنڈت صاحب کو اس میں دہوکا لگا ہے یا دیدہ دانستہ پبلک کو دہوکا دیتے ہیں شرارت اور ہلاکت کوئی طاقت و شکتیاں نہیں ہیں یہ اوصاف ہیں۔ خدا ان سے پاک اور منزہ ہے کیا پیدا کرنا بھی کوئی وصف ہے یہ ایک خوبی اور شکتی کا کام ہے

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ آریوں نے جیو پرماتو کو قدیم و انادی سمجھا ہے اس خیال سے جیو و پرماتو یعنی روح اور مادہ خدا کے شریک ہو گئے ہیں ہمارا ایسا خیال ہرگز نہیں خدا کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہیں مانتے ہاں یہ ٹھیک ہے کہ روح اور ذرات جسم ازلی و ابدی ہیں اور خدا کی ذات ایک جوہر لطیف ہے جو نظر نہیں آتا ویسا ہی روح بھی جوہر لطیف ہے اگر ایسا مانا جاوے کہ ہر دو کی موجودگی میں شرک لازم آ جاتا ہے تو اس وقت دیکھو ہماری ہستی بھی موجود ہے اور خدا بھی موجود ہے تو پھر اس حالت میں بھی شرک لازم آ گیا ہے اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالے نے اپنی طاقت و شکتی سے روح پرماتو کو اپنا مقبوضہ پاکر اس سرشٹی کو رچ دیا ہے اگر اس طرح نہ مانا جاوے یعنی ایک وقت تہا اور جیو پرماتو نہ تھے تو کس طرح خالق ہو سکتا ہے اور کس طرح رازق و رحمان و رحیم ہو سکتا ہے جب تک جیو پرماتو کو ازلی و ابدی نہ سمجھا جاوے تو یہ سلسلہ نہیں چل سکتا اور نہ خدا کو رازق و مالک مانا جاتا ہے کیونکہ جب مرزوق نہیں تو رازق کس طرح اور مملوک نہیں تو مالک کس طرح اور یہ جو کہا گیا ہے کہ شرارت ایک بد وصف ہے خدا تعالیٰ میں نہیں ہے قرآن میں تو صاف لکہا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے جیسے یہ آیت مکروا ومکر الله والله خیر الماکرین اور واسرع المکر بھی لکہا ہے یعنی مکر کیا لوگوں نے اور اللہ نے بھی مکر کیا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا اور جلدی مکر کرنیوالا ہے اسی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے اور دہوکے باز ہے

میاں جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کی ذات بھی جوہر لطیف ہے اور روح بھی ایک جوہر لطیف ہے پس یہ ایک اور وجہ پنڈت صاحب نے بتلادی ہے کہ جیو اپنی لطافت کے لحاظ سے بھی خدا کے شریک ہیں عرف میں جو دو شخص اپنی ذات و صفات میں ایک ہوویں ان کو ہی باہم شریک کہا جاتا ہے پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری ہستی موجود اور خدا بھی موجود تو اس صورت میں ہم شریک ہو سکتے ہیں پنڈت صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا ہمارا خالق اور ہم اس کے مخلوق یعنے وہ ہمارا بنانیوالا اور ہم اس کے بنے ہوئے ہیں صریح فرق ہے کیا خالق اور مخلوق کی بھی شراکت ہو سکتی ہے۔ پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر مان لیا جاوے کہ روح و پرماتو نہ تہے تو خدا کس طرح رازق مالک رحمان وغیرہ تہا اس میں گذارش ہے کہ پنڈت صاحب کا یہ خیال ہے کہ خدا سوائے مخلوق انسان کے اور کچہ مخلوق نہیں بنا سکتا کیا خدا کی اتنی خدائی ہے جو پنڈت صاحب کے عقل میں آ جاوے بلکہ خدا ہمیشہ سے خالق و مالک رحمان رحیم وغیرہ چلا آتا ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ اس کی ماہیت اور کیفیت انسان کے علم اور عقل میں آ جائے پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ جیو و پرماتو کو قبضہ میں لا کر خلقت کو بنا دیا پس ہم یہی تو پوچھتے ہیں کہ خدا کے کون سے حقوق تہے جن سے جیو پرماتو کو اپنے قبضے میں لایا اور عبادت کرواتا ہے اور نہ ان کو پیدا کر سکا نہ ان کو توے دیسکا اور کس حقوق سے جیو و پرماتون کو اپنے قبضے میں لایا اور عبادت کرواتا ہے . . . .

. . . . بلکہ قبضہ جابرانہ معلوم ہوتا ہے اور یہ جو آیت قرآن شریف کی پیش کی ہے اس کے معنے مکر کئے ہیں یہ غلط ہے۔ مکر ایک عربی لفظ ہے اور پنجابی میں اس کو مکر ہی استعمال کیا ہے اس کے معنے تدبیر کے ہیں پنڈت صاحب نے سابق ازیں لفظ مکر پر اعتراض کیا تہا اس کا مفصل جواب معہ حوالہ کتاب کہ مکر کے معنے تدبیر ہے لکہا تہا اس کا جواب آج تک نہیں دیا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب پوچھتے ہیں کہ وہ کون حقوق ہیں جن سے جیو پرماتو کو خدا اپنے قبضے میں لایا اور معبود بنا بجز اس کے اور ہم کیا بتلا سکتے ہیں کہ وہ ہمارا مالک اور ہم اس کے مملوک ہیں دوم یہ کہ ہم کو آنند پہنچتا ہے جسکو یہ بہشت کہتے ہیں اسی کو ہم آنند کہتے ہیں یہ تہوڑا ہے اور یہ جو فرماتے ہیں کہ مکر کے معنے تدبیر ہیں ہم نے مفصل لکہا اس کا جواب نہیں دیا ہاں مجھے یاد آ گیا ہے بیشک انہوں نے ایک خط بڑا طومار لکہا تہا اور اس میں بہت باتیں خلاف تہذیب تہیں اس لئے میں نے اس کا جواب نہ لکہا بلکہ اس خط کو چاک کر دیا اب میں مکر کے معنے قرآن شریف سے بتلاتا ہوں یہ دیکھو قرآن شریف مسلمانوں کے مطبع میں چھپا ہوا ہے اور مسلمان مولویوں کا ترجمہ کیا ہوا ہے نہ کسی عیسائی وغیرہ کا ہے دیکھو یہ ہے جو میں پڑہکر سناتا ہوں اور مولوی صاحب خود پڑھ لیں اور دیکھ لیں وہ یہ ہے کہ مکروا ومکر الله والله خیر الماکرین (ترجمہ) فریب کیا ان لوگوں نے فریب کیا اللہ نے اللہ بہتر ہے فریب کرنیوالا دیکھیے میں نے یہ لفظی ترجمہ جو چہپا لکہا ہوا ہے وہ پڑہا ہے میں نے اس میں کوئی بناوٹ نہیں کی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ قرآن شریف ہمارے تا نہ نہیں ہے مکر کے معنے کسی تدبیر کے ہو سکتے ہیں جب ترجمے میں صریح لفظ فریب لکہا ہے +

(باقی آئندہ)

ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کا کیا اثر انسان کے ایمان اور روح پر پڑتا ہے

ساحران فرعون احمق نہ تھے اکثر چالاک اور ہوشیار ہی تھے تو سحر کرتے تھے ان کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر بلایا گیا تہا اس وقت بھی ان کا ایک ایمان تہا اور وہ اپنے افعال اور جان کی قدر شناخت کرتے تھے۔ تب ہی تو فرعون سے سوال کیا کہ ان لنا لاجراً ان کنا نحن الغالبین کہ اگر ہم غالب ہو جاوینگے تو ہم کو اجر ملیگا ان کو علم تہا کہ بادشاہ نے بلایا ہے اور وہ مقابلہ کروانا چاہتا ہے اور بادشاہوں کا دستور ہوتا ہے کہ جب ان کے حکم کی اطاعت کی جاوے تو ضرور انعام و اکرام دیا کرتے ہیں اور پھر یہ تو مذہبی مقابلہ تہا مگر باوجود اس علم اور ایمان کے جان کو بادشاہ کے بارے میں تہا پھر بھی کس قدر کم حوصلگی ہے کہ وہ مزدوری کا سوال کرتے ہیں ان کنا نحن الغالبین بھی ایک شکی فقرہ ہے جو کہ ان کے منہ سے نکلا اس کا جواب فرعون نے دیا کہ تم میرے مقربوں سے ہو جاؤ گے یہ بھی ایک وقت ساحران پر تہا جسکا ذکر ہوا اب دیکھو ایک دوسرا وقت بھی اونہی پر آتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں آمنا برب العالمین رب موسیٰ و ھرون۔ ایک مامور من اللہ یعنی موسیٰ کے رب پر جب وہ ایمان لائے تو ان کو دہمکی دیجاتی ہے اور جان کا خوف دلایا جاتا ہے کہ لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف و لاصلبنکم اجمعین کہ تمہارے ہاتھ اور پاؤں اس خلاف ورزی کے باعث کٹوا کر تم سب کو سولی دی جاوے گی اب دیکھو

البدر

رجسٹر بیعت کی تائید مین بہت سے مشورے آئے ہین مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے بخویز تحریر فرماتے ہین کہ ہر ایک خریدار البدر کم از کم دو دو خریدار ماہ جون کے آخر تک بہم پہنچا دے جو پیشگی قیمت ادا کرین اس کے بعد البدر کی قیمت ۲؎ کی بجائے ۲؎ ہوا اور رجسٹر بیعت الگ بطور ضمیمہ مفت خریدارون کو دیا جاوے اس کی تائید مین وہ ایک خریدار نیا البدر کو پیشگی قیمت دالا دیتے ہین

مین نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ محصول ڈاک الگ کر کے اگر فی صفحہ قیمت البدر دیکھی جاوے تو ۳؎ پڑتی ہے اس لئے اگر رجسٹر بیعت البدر کے دو صفحہ یا کتابی ۴ صفحہ پر شائع ہو تو اس کی قیمت ۱۰؎ سال ہونی چاہئیے لہذا مجوزہ صورت مین البدر کو سراسر نقصان ہے میری رائے مین چونکہ رجسٹر کی طیاری ایک خاص انتظام اور ایک پختہ منشی کی مصروفیت چاہتی ہے اس لئے اسکے اخراجات اور بھی ضرور زائد ہونے چاہیئے لیکن چونکہ عنقریب ایک ماہوار رسالہ کا اشتہار دفتر البدر سے شائع ہونیوالا ہے جس کے مضامین کی ترتیب دیکھکر انشاء اللہ ہماری احباب کی ایک بڑی ارزو پوری ہوگی اور جو آئندہ قوم پر ایک مرزائی احسان احمدی قوم کا ہوگا اسلئے میری تجویز ہے کہ رجسٹر بیعت کو اس کا جزو قرار دیا جاوے اور خریداران البدر پر کسی قسم کی زیادتی قیمت کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جاوے بلکہ کوشش کیجاوے کہ اس کی مستقل شاعت اسقدر زیادہ کر کے کہ فی نفسہٖ قیمت مین تخفیف کی جاوے

استہارات ۔ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض نمبر البدر کے جب کہین سے واپس شدہ آتے ہین تو ان کا ٹائیٹل پیج بہت میلا ہوا ہوتا ہے اور شکن کے مقام پر اکثر پھٹا ہوا اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے وہ تاجر اصحاب جو کہ اشتہاری تجارت بھی کرتے ہین اپنے اپنے اشتہار کی البدر کیساتھ مستقل شاعت رکھین تو اس صورت مین ایک خوشنما رنگدار پیلے کاغذ کے چار صفحہ البدر کے ساتھ ایزاد کر دیے جاوین اس ایزادی اخراجات کو اشتہارون سے وضع کیا جاوے اس صورت مین اشتہارون کی اجرت بہت تھوڑی ہوگی مگر نصف صفحہ کامل کے اشتہار جمع ہونے چاہئے ؛

خریدار ۔ ۱۶۰ ۔ داتہ ۔ حقیقۃ نزول مسیح پنجابی ابھی زیر طبع ہے اور محصول ڈاک ہر حال مین خریدار کو ہی دینا پڑیگا کتابون کو مفت حاصل کرنیکی درخواست دفتر اخبار البدر مین نہ آنی چاہئیے۔ بلکہ مفصل جوابات مفت طلبی کے مولوی عبد الکریم صاحب کو لکھنے چاہئین

قادیان کے لنگر خانہ کا لانگری اور کل سٹاف بفضل خدا صحیح وسالم تندرست ہے اور قادیان مین ابھی تک بفضل خدا طاعون سے ہر طرح کا امن ہے ہان اسکے اردگرد گاؤن مین اکثر واردا تین ہوتی رہتی ہین اور وہ دیہات قریب قریب تباہ ہوگئے ہین ؛

خریدار نمبر ۱۶۱ ۔ سیرانلہ (۱) آنحضرت صلعم کی ذات پاک واقعی مین دافع الوباء والبلاء ہے درود شریف ایک دعا ہے جسطرح چاہو اُسے پڑھو ہان مشرکانہ لفظ اسمین کوئی نہ ملاؤ (۲) بی بی اور خاوند ملکر با جماعت نماز پڑھ سکتے ہین اور دوسری محرم عورتین بھی شامل ہو سکتی ہین (۳) ماہ رمضان مین بی بی خاوند دن کو ایک بستر پر لیٹ سکتے ہین مگر ہمبستری منع ہے بلکہ ماہ رمضان مین بی بی کا بوسہ لینا بھی ثابت ہے (۴) عشورہ کی دسوین تاریخ کو خیرات کی تعیین کرنی یہ بدعت ہے۔ صدقہ خیرات ہر ایک وقت ہوسکتا ہے (۵) برگ باتھو سے مراد باتھو یا بتھوی کے ساگ کے پتے ہین ؛

خریدار ۶۲ ۔ کھوکھیاٹ ۔ منارۃ المسیح کی بنیاد کی گہرائی ۱۹ فیٹ اور طول وعرض ۲۶ فیٹ مربع ہے ۵ فیٹ تک کنکریٹ کٹ چکی ہے اور اب بنیادی عمارہ شروع ہے۔ جو کہ قریب اختتام ہے

جو صاحب احمدی احباب دفتر البدر مین نظم ارسال کرتے ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ نظم کے طیار کرنےمین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھین کہ نظم یا تو ۱۸ یا ۳۶ اشعار کی ہو ۔ تاکہ ایک کالم اخبار مین پوری سما جاوے اور کوئی حصہ اوس کا ایسا باقی نہ رہ جاوے کہ باقی معدودے چند اشعارون کی وجہ سے دوبارہ نہ چھپ سکے اور آئندہ ہمیشہ حضرت اقدس کی تعلیم اور تصنیف کردہ دلائل وفات مسیح یا دعاوی وغیرہ کو منظوم کیا جاوے ؛

پیاس کا علاج

(۱) پیپل کی چھال کی راکھ بناکر اُسے پانی مین رکھو اور کچھ عرصہ تہ نشین ہونے دو پھر اوپر سے پانی نتھار کر پیو

(۲) کوری ہانڈی کی ٹھیکریان بناکر پانی مین بھگو دو اور وہ پانی پیو ؛

(۳) بہت تھوڑی ملٹھی اصل سوس بہت سے پانی مین ڈال رکھو اور وہ پانی پیتے رہو ؛

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب
السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین ؛

ایک عبرت انگیز اور خوفناک واقعہ

ناظرین کو واضح ہو کہ طاعون نے ۱۸۹۶ء کو ہندوستان مین اپنا خوفناک چہرہ دکھایا نہین معلوم کہ یہ دورہ کب تک طول پکڑیگا جس قدر جان ومال کا نقصان ہوا اس کا احاطہ کرنا ہماری طاقت سے بڑھکر ہے لیکن ۲۹ اپریل کے سول ملٹری گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنی واردات طاعون رجسٹرات مین درج ہو چکی ہین ان کی تعداد سنہ ۱۸۹۷ء سے آخر مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک بہ تفصیل ذیل ہے ؛

سنہ	تعداد
۱۸۹۷	۵۶۰۰۰
۱۸۹۸	۱۱۸۰۰۰
۱۸۹۹	۱۳۵۰۰۰
۱۹۰۰	۹۳۰۰۰
۱۹۰۱	۲۷۴۰۰۰
۱۹۰۲	۵۷۷۰۰۰
۱۹۰۳	۳۳۱۰۰۰ صرف آخر مارچ تک
کل	۱۶۸۴۰۰۰

گویا سولہ لاکھ ہلاک ہوگئے ۔ اکثر فوتیان لکھنی مین نہین آئین لوگ اخفاء سے کام لیتے رہے ہین بہر حال یہ نہایت خوفناک نظارہ ہے اور آنحضرت صلعم کی وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو آپ نے مشکوۃ شریف کے باب الدجال صفحہ ۴۶۸ مین کی تھی اور وہ یہ تھی فیدع عیسٰی نبی اللہ واصحابہ ..... فیرسل اللہ علیہم النغف (طاعون) یعنی جب مخالفین حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بہت دکھ اور تکلیف دیگے تو حضرت عیسٰی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اصحاب مخالفین کے لئے بد دعا کرینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت پر طاعون پڑیگی پس آپکی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہے کاش ہمارے مخالف اس پیشگوئی سے جو صدہا سال سے کتابون مین چھپی رہی ہے۔ فائدہ اٹھاتے اور لاکھوں انسان طاعون سے ہلاک نہ ہوتے اب بھی وقت ہے کہ کم از کم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی اس حدیث سے فائدہ اٹھاوین اہل ہنود اور دیگر فریق مخالف کو تو خدا کا زبردست ہاتھ خواب خرگوش سے جگا دیگا مگر مسلمانون پر نہایت افسوس اور رنج آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے کیون پہلو تہی کر کے اپنی جانون اور بیگناہ بیوی بچون کا ستیاناس کر رہے ہین اور ان معصومون پر رحم نہیں کھاتے ؛

پس ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ اس وقت جبکہ غضب الٰہی کی ...

ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے ؛

کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے

امریکہ اور یورپ سے آئے ہوئے اخباروں اور رسالوں سے پتہ لگتا ہے کہ آج سے بیس سال پیشتر ایک راستباز کے منہ سے نکلی ہوئی ندا جو اس عالم میں گونج رہی تھی اب مجسم ہوکر اپنا جلوہ دکھا رہی ہے وہ ندا کیا تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں صلیبی فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ میں نہیں پائی جاتی خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس کو پاش پاش کروں اور آنحضرت صلعم اور آپکی پاک تعلیم کی جو ہتک کی گئی ہے اس کی عظمت اور زندہ نظیر پھر دنیا میں قائم ہو میں اکیلا نہیں آیا میرے ساتھ ایک ملائکہ کا لشکر بھی ہے اور اس نے چہار دانگ عالم میں پہر کر مستعد دلوں پر اپنے نفوس طیبہ کا اثر ڈالا ہے اور دلوں میں اور دماغوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا حقیقی نجات کے پیاسوں کی پیاس مسیح الصدق کے آب حیات سے بجھائی جاوےگی ✦

کتابوں رسالوں اشتہاروں کے ذریعہ سے اس کی منادی دنیا کے ہر گوشہ اور پہلو میں کی گئی یہ دعوی فضول اور بے سروپا ہوتا اگر اس کا مدعی کسی قسم کی کامیابی دیکھے بغیر اس جہان سے گذر جاتا یا اگر اس کی بات پوری نہوتی تو یہ خود ہی اس کی ذلت اور رسوائی کا کچھ کم موجب نہوتا مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا قائل بفضل خدا راستبازی اور صداقت اور کامیابی اور فلاح کا تاج پہنے ہوئے زندہ موجود ہے اور یورپ اور امریکہ کے دلوں اور دماغوں نے اُس کے کلام کے صدق پر عملی طور سے مہر لگا دی ہے ہندوستان کے نادان اور ضرورت زمانہ سے ناواقف مولوی اور عجلت طبع کے بیراسرے نام مسلمان اپنی کورئ فطرۃ سے اس چمک اور دمک کو نہ دیکھ سکیں تو اور بات ہے ان کے نزدیک تو آج تک حضرت مرزا صاحب نے کچھ ترقی ہی نہیں کی مگر جن کو خدا نے تھوڑا سا بھی نور فراست دیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آج کس نے ایک دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے آج کس کا ہر جگہ اور ہر مقام پر چرچا ہے آج اسلام کی طرف سے کون ہے کہ غیر اہل اسلام کا نشانہ بنا ہوا ہے آج یورپ اور امریکہ کی آنکھ کس پر لگی ہوئی ہے آج کس نے ہر ایک جگہ ہر ایک فتنہ کو مٹا کر صراط مستقیم پیش کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے آج کس نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ انسانوں میں راستبازی کی روح پہونکدی ہے اور قرآن کا جوا ان کی گردنوں پر رکھ دیا ہے آج کس نے دلوں میں ڈالدیا ہے کہ تم ہر ایک امر حتی کہ اپنے من تن دھن اولاد پر خدا تعالی کے دین کو مقدم رکھو پس اگر یہ راستبازی کا نشان نہیں تو اور کیا ہے ✦

امریکہ اور یورپ کے آئے ہوئے اخبارات اور خطوط کے ترجمے جو اس سلسلہ کے اخبارات میں چھپتے ہیں ناظرین کو چاہئیے کہ انکو غور سے پڑہیں کیونکہ یہ سب اوس الہی کلام کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے شاہد ہیں جو آج سے سالہا سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے نکلا تھا آج کل یورپ و امریکہ سے جو خطوط اور رسائل آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تغیر عظیم اس وقت دنیا میں ہے وہ انسان اور عاجز انسان جسے خدا بناکر آسمان پر بٹھایا تھا جس کی حد سے زیادہ عزت دلوں میں تھی آج اسکی نوحہ لوگ پڑھ رہے اور اس کی تعلیم پر تمسخر کر رہی ہے صلیبی مذہب کی عظمت دلوں سے گر گئی ہے جسطرح قبل ازیں مسیح ناصری کی مدح کی جاتی تھی ویسی ہی آجکل ذم ہو رہی ہے حال میں جرمن کے بادشاہ نے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ اس کے اپنے خیالات عیسویت سے کس قدر دور جا پڑے ہیں یہ کیا ایک عظیم انقلاب نہیں اور آج قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہو رہی کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار ...... کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ۸ صفحہ کا اشتہار دسہزار کے قریب چھپوا کر امریکہ یورپ آسٹریلیا افریقہ وغیرہ ہر ایک مقام پر .... شائع کیا تھا۔ اس اشتہار کا یہ اثر ہے کہ اب بلجیم وغیرہ اور دیگر بلاد یورپ امریکہ سے حضرت اقدس امام الزمان کی تعلیم آپکے مزید حالات اور مسیح کی قبر کے بارہ میں دیگر تاریخی ثبوت طلب کئے جا رہے ہیں ان واقعات کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ اب کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے اور یورپ و امریکہ کے دماغ اس صداقت کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو رہے ہیں جو حقیقی نجات کیواسطے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم الہ آباد کے مشہور و معروف اخبار پائونیر ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء میں ایک آرٹیکل کا ترجمہ دیتے ہیں جس میں قیصر جرمن کے مذہب پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار کا ایڈیٹر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ایک عجیب ریمارک اپنی طرف سے کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب اور پائونیر اخبار کا ریمارک

حال میں شہنشاہ ولیم قیصر جرمن نے اپنے عقاید مذہبی کے بارہ میں ایک عجیب اشتہار دیا ہے جس میں اس نے اظہار کیا ہے کہ الہام کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو معمولی دنیا داروں کو ہوتے ہیں جیسے موسی (بادشاہ یہود) شارلیمین کنگ اور میرے جد ولیم اعظم کو ہوتے رہے یہ ادنی درجہ کو الہام ہوتے ہیں اور دوسرے وہ اعلی درجہ کے الہام ہوتے ہیں جو بالکل مذہبی امور کیساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ اب اس پر اخبار کا ایڈیٹر اپنی رائے دیتا ہے جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں قیصر جرمن قسم اول کے الہامات سے بڑھکر کسی بات کا مدعی نہیں ہے لیکن قیصر کی نسبت بہرحال ہم ہندوستان میں اچھے رہے کیونکہ ہمارے ہان رئیس قادیان ہیں جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی اور بشپ ویلڈن دونوں کو مقابلے پر بلایا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسیکو طاقت ہے تو میرے مسیح موعود ہونیکو غلط ثابت کرکے دکھلاوے ہاں (قیصر جرمن اور رئیس قادیان) کی اس بات میں مماثلت ضرور ہے کہ دونوں طرف لفظ الہام کا پایا جاتا ہے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر دو میں ایک بڑا بین فرق ہے کیونکہ رئیس قادیان آج تک پوشیدہ نہیں رہے انہوں نے اپنا **فوٹو** بھی ہمیں دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تصویر اس **موعود** کی مبارک شکل دکھلاتی ہے جس کے انتظار میں کروڑہا انسان گذر گئے ظاہر ہے کہ رئیس قادیان اس خواہش میں ہے کہ عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر ان کے مریدوں میں داخل ہو جاویں کیونکہ انہوں نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عیسوی دین کے بانی کی وفات اوس طرح سے واقع نہیں ہوئی جیسے کہ بیان کی جاتی ہے بلکہ وہ کشمیر کی طرف سفر کرکے آیا اور سری نگر میں سکونت اختیار کی جہاں کہ وہ عیسی صاحب کے نام سے مشہور رہا اس امر کے ثبوت میں اس کی قبر کی تصویر دی ہے جو سری نگر کے محلہ خان یار میں واقع ہے اور کسی قدر سرسری طور پر قدیم کتب کا حوالہ بھی دیا ہے اگر ہم ایک لمحے کے لئے اپنے مذہب سے کفر اختیار کرلیویں تو ہم خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جرمن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی نسبت رئیس قادیان کا دعوی موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور روحانی منہاج نبوت پر واقع ہے اور فوٹو گرافی کا اون کا استعمال کرنا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ انگریزی سائنس دانوں کی طرح وہ زمانہ کی روح و روان سے بخوبی واقف ہیں ✦

اسم اعظم

موضع بہاگی ننگل ضلع گورداسپور میں ایک لڑکا طاعون میں مبتلا تھا کہ ایک احمدی ممبر اوسے جاکر کہا کہ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ چنانچہ وہ لڑکا بھی پڑھنے لگا اور اس کے گھر والے بھی پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتے ...... اور ناخن پھیرنے لگے خدا کی شان ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کی گلٹی چھوٹ گئی اور وہ طاعون سے بالکل تندرست ہو گیا مگر اس کے صحت نیت اور اخلاص شرط ہے الاعمال بالنیات

(خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس سے چاہے کوئی کام لے لے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے یا کوئی معمولی اشتہار ہے

کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے

قرآن شریف صرف چھ ماہ میں پڑہایا جاتا ہے

ہم بذریعہ اشتہار قرآن شریف کے عاشقوں اور اپنی اولاد کے سچے خیرخواہوں کو جو اپنی اولاد کے اوقات عزیز کی قدر کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم سے ہمیں یہ نعمت عظمی عطا فرمائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ ایک متوسط ذہن کے لڑکے کو جس کی عمر ۵ سال سے کم نہ ہو چھ ماہ میں اس خوبی سے قرآن شریف پڑہا سکتے ہیں کہ عرصہ موعود کے انجام پر اگر امتحاناً بچے سے قرآن شریف سنا جاوے تو وہ صحت اور عمدگی سے سناویگا اور یہ امر قرآن شریف ہی تک محدود نہیں بلکہ ہر ایک اعراب دار عربی کتاب کو بآسانی پڑھ سکیگا۔ پس جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن جیسی رحمت نور۔ ہدایت اور شفا سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اولاد ہمارے پاس قادیان میں بھیجدیں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بچوں کو جناب حضرۃ حکیم الامت مولانا مولوی **نورالدین صاحب** کے قابل قدر مشوروں کے مطابق تربیت دی جاوے گی اور ان کی خوراک، رہائش وغیرہ میں صاحب موصوف کے مشورے مقدم ہوں گے اور بچوں کو نہایت نرمی محبت اور پیار سے ان کی عمر کے تقاضے کے مطابق نہایت عمدگی سے رکھا جاویگا اور ان کی تعلیم و تربیت نہایت معقول طرز سے کیجاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ **وما توفیقنا الا باللہ**

شرائط ذیل کی رعایت ہر صاحب کو لازمی ہوگی

(۱) داخلہ ایک روپیہ اور فیس ماہوار مبلغ ۵ر روپیہ ہوگی جو کل رقم ۶ ماہ کی پہلے سے حضرت حکیم الامت کے پاس یا جس صاحب کو وہ معتبر جانیں بطور امانت جمع کرا دینی چاہئے اگر اختتام قرآن پر قدردان اس سے زیادہ قدردانی کریں گے تو بسر و چشم قبول کی جاوے گی ٭

(۲) ہر ایک طالب علم کو چھ ماہ کی حاضری ضروری ہوگی ایام رخصت یا بیماری اس میں شامل نہ ہوں گے ٭

(۳) انتظام سکونت اور خوراک وغیرہ مشتہروں کے ذمہ ہوگا مگر اس کے اخراجات پیشگی مبلغ للعہ ماہوار بطور امانت جمع کرانے ہوں گے جو فیس مقررہ سے علاوہ ہوں گے اور ان کا حساب ہر ماہ کے آخیر پر کر دیا جاویگا اس میں معمولی خوراک ملیگی خاص انتظام والوں سے زیادہ رقم وضع ہوگی۔

(۴) ہر ماہ کے اختتام پر لڑکوں کی ترقی کی رپورٹ مصدقہ جناب حکیم الامت طالبعلموں کے سرپرستوں کو بھیجی جایا کریگی۔

(۵) لوکل طالبعلموں کو اجازت ہوگی کہ وہ تعلیم کے علاوہ اوقات کو اپنے سرپرستوں کے منشاء کے مطابق صرف کریں

(۶) جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں وہ پہلے بچے کا نام وغیرہ اور داخلہ کا روپیہ بھیجدیں پھر جب درخواستوں کی کافی تعداد ہو جاویگی تو ان کو اطلاع دیجاوے گی کہ فلاں تاریخ تک بچوں کو قادیان میں پہنچاویں

والسلام

تصدیق حکیم نورالدین صاحب ۔ جہانتک میرا پانچ برس اور علم ہے مجھے یقین ہے کہ دونوں صاحب بہت نیک ہیں انشاء اللہ بچوں کے لئے ان کے ساعی مشکور ہوں گے

المشتہران محمد اسمعیل و ماسٹر عبدالرحمن قادیانی

خواب کی تعبیر کا طریق

تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز میں کس شے کا گمان ہو سکتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے ٭

(۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمی سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے جیسا ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے خواب میں اپنے آپ کو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا اور اسی خواب میں کوئی شخص آپ کے سامنے ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوہارے) تازہ بتازہ لایا آنحضرت نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ ہم دنیا میں رفعت یعنی سرفرازی اور آخرۃ میں عاقبت کیسا تھ رہیں گے اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہوگا ٭

(۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے تو اس کی تعبیر قتال ہوگی ٭

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے جیسے آنحضرۃ صلعم نے دو شخصوں کو جن پر مال کی محبت غالب تھی خواب میں

نظم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

طبعزاد مولانا مولوی نوردین صاحب احمدی ہیڈماسٹر مڈل اسکول کنجاہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحمد خالق ارض و سما و لیل و نہار ۔ بحمد خالق کون و مکان شہر و دیار
بحمد خالق ذرات و عالم ارواح ۔ بحمد خالق وقت خزان و فصل بہار
بحمد او کہ فرستاد از پئے اصلاح ۔ جناب فخر رسل برگزیدۂ ابرار
کہ در ازل پئے تسلیم و لقرش کردند ۔ ہمہ گروہ رسل پیش حق ز دل اقرار
خلاف وعدہ نکردند شان مذہش ۔ بعہد خویش نمودند بر اُمم اظہار
سنودہ کرد توصیفا و خدا فرمود ۔ لولی محمد و محمود و احمد مختار
یگانہ کر تقضاء گفت شان او کر تولی ۔ باذن ایزد سبحان شفیع روز شمار
رساند فروہ رحمت بہ اہل صدق و یقین ۔ نشاند ضرب تبر اسر اولی الانکار
چو دین حق ز وجودش گرفت اوج کمال ۔ گذاشت خدمت دین برائمۂ اظہار
د سے بحکم مقدر رسید زمر و زمان ۔ ز کم توجہی اہل دین صغار و کبار
محل طعن شد اندر قیاس بیگانہ ۔ محل مضحکہ شد بالمقابل اغیار
ضرورت است کہ آید نہ بہر کسر صلیب ۔ کہ بر صفات مسیح است و محرم اسرار
قلم بدست بگیرد بجائی تیغ و سنان ۔ بہ ترک حرب بتیغ قلم کند پیکار
رسید وقت ظہور امام حقانی ۔ بر آسمان و زمین سنت الٰہی آثار
اگر نشان ز تفجیر بحر مے جوئی ۔ چرا نظر نکنی سوئے کثرت انہار
شنیدہ کہ بہین سال در زمین حجاز ۔ ز ریع راہ و سفر خود معطل است عشار
اگر یقین نداری تو بر نشان زمین ۔ بہ بین کسوف و خسوف ستارۂ ودار
بہ بین امام زمان را کہ در حفاظت دین ۔ گذشتہ است ز حفظ خود و سر و دستار
قلم گرفت و رقم زد کہ راست میگویم ۔ مبارک اند کسانیکہ کردہ اند اقرار
فدا نمود ہمہ مال و جان بحب نبی ۔ متاع عرض و صون را بدین کند ایثار
مخالف اند کہ دشنام و طعن میگویند ۔ نظر کنند بسویش بدیدۂ انکار
بفتوہا کہ خودش کردہ اند صد تکفیر ۔ بخواستند کہ وے را کشند بر سر دار
دلے بحفظ خدا ہست این امام زمان ۔ بغر عشق ایادی ز شان نیاید کار
غرض ازین ہمہ اتمام حجت است کنون ۔ کہ بر مسیح عذر نیاید بر نشان بر زور شمار
چہ نیست طالب دنیا، دو لے عوض خواہد ۔ نہ اخذیا نمودہ معیشت این کار
خلاف شان کہ فروشند دین بہ قیمت قلیل ۔ بگرد کردن غلات و درہم و دینار
کہ زہد و شان ہمہ مکر و فریب است ۔ نوائے شان بہ اغانی بہ شکل مستغفار
نماز نیست کسے را کہ مثل نور الہی ۔ بحالتہ سر سجادہ مے زند منقار
بے نماز چو خواہی بقادیان بر دی ۔ کہ ہست مورد ربیا و مظہر الانوار
محل حل نکات کلام یزدانی ۔ ملاذ مرجع مردم مہاجر و انصار

ہر آنکہ رفت بہ دار الامان بیاری بخت
تبینہ کلمۂ توحید از دید دیدار

٭ سونیکو دو کنگن کی صورت میں دیکھا ٭ علیٰ ہذا القیاس۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میان خوشی محمد صاحب	ضلع گجرات کالووال
۲	میان نور محمد صاحب	"
۳	میان فتح محمد صاحب	"
۴	میان علی محمد صاحب	"
۵	میان شیر محمد صاحب	"
۶	میان محمد احسن صاحب	"
۷	جنت دختر صاحبہ	"
۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	"
۹	میان الٰہی بخش صاحب	"
۱۰	میان کاکا صاحب	قادر آباد
۱۱	میان غلام صاحب	"
۱۲	میان گلاب صاحب	"
۱۳	میان نور محمد صاحب	"
۱۴	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۱۵	میان عبد الحق صاحب	قادیان
۱۶	میان کرم الدین صاحب	
۱۷	میان حسن محمد (تلونڈی)	جہونگیان
۱۸	میان دلدار صاحب	
۱۹	میان عبد اللہ خان صاحب	
۲۰	میان امیرا صاحب	تلونڈی جھنگلان
۲۱	میان محمد دین صاحب	
۲۲	میان نظام الدین صاحب (رنگا)	امرتسر
۲۳	میان محمد علی صاحب	قادیان
۲۴	میان شاہ دین صاحب	
۲۵	میان نور محمد صاحب	تلونڈی
۲۶	میان عمر الدین صاحب	
۲۷	میان گلاب صاحب	نوان پنڈ
۲۸	میان علی بخش صاحب	
۲۹	میان مہر دین صاحب	
۳۰	میان سید وزیر شاہ صاحب	
۳۱	کوٹلی حسن شاہ (رعیہ)	سیالکوٹ
۳۲	میان کتھو صاحب	
۳۳	میان چودہری محمد بخش صاحب ظفروال سیالکوٹ	
۳۴	میان کریم بخش صاحب (بازار راجا)	سیالکوٹ
۳۵	میان جلال الدین صاحب "	"

نمبر شمار	نام
۳۶	میان فوجدار نمبردار صاحب (کوٹلی) سیالکوٹ
۳۷	میان محمد حسین صاحب "
۳۸	میان مہر دین صاحب "
۳۹	میان فضل دین صاحب
۴۰	میان جھنڈا صاحب
۴۱	میان جان محمد صاحب (ہریانہ) ہوشیارپور
۴۲	میان علی حیدر صاحب ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان سوٹلہ
۴۳	میان احمد دین صاحب عارف (پنڈی چیری)
۴۴	میان فضل عالم صاحب گجرات
۴۵	مسماۃ شہزادی بیگم اہلیہ میان فضل عالم "
۴۶	دختر "
۴۷	سعیدہ بیگم " "
۴۸	میان وزیر محمد پسر "
۴۹	اہلیہ میان وزیر محمد صاحب "
۵۰	دختر " "
۵۱	اکبر علی صاحب
۵۲	میان الٰہی بخش صاحب
۵۳	میان محمد عالم صاحب
۵۴	میان مستری شرف دین صاحب (بہیرہ) شاہ پور
۵۵	مسماۃ عمر بی بی والدہ ہدایت اللہ جہلم
۵۶	میان کرم دین حجام (قلعہ لوہاران) سیالکوٹ
۵۷	میان محمد اسحاق صاحب محلہ ٹبہ "
۵۸	میان جان محمد صاحب
۵۹	میان خان محمد نمبردار گجرات
۶۰	میان فضل دین صاحب
۶۱	میان رحیم صاحب
۶۲	میان عبد الغنی صاحب لاہور
۶۳	میان محمد صاحب سردار بلیہ وال ضلع لودیانہ
۶۴	میان شیر دین صاحب
۶۵	میان نور محمد صاحب قلات
۶۶	میان سلطان محمد حجام جہلم
۶۷	میان نبی بخش صاحب بٹالہ انارکلی
	مشن ہوس
۶۹	میان محمد حسین طالب علم قلعہ دیدار سنگھ
۷۰	میان تاج الدین صاحب سیالکوٹ
۷۱	میان عمر الدین صاحب
۷۲	میان خیر الدین صاحب (خوشحال گڑہ)

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میان محمد زمان صاحب	خوشحال گڑہ
۷۴	میان نیاز اللہ صاحب	
۷۵	میان عابد علی صاحب	بدوملی
۷۶	میان نور بخش صاحب ۔ پٹواری	گورداسپور
۷۷	میان مولا بخش صاحب "	"
۷۸	میان حکم دین صاحب "	"
۷۹	میان مولا بخش "	"
۸۰	میان عطا محمد (چنو) بٹالہ	گورداسپور
۸۱	میان محمد بخش ۔ ننگل	"
۸۲	میان کرم دین صاحب "	"
۸۳	میان جلال الدین محلہ چابک سوار لاہور	
۸۴	بابو پیر بخش صاحب ۔	پیر بخش والا
۸۵	میان محمدا صاحب ننگل باغبان	
۸۶	میان عمر دین صاحب "	
۸۷	میان شادی صاحب "	
۸۸	میان محمد حسین صاحب "	
۸۹	میان گوہر صاحب "	
۹۰	میان پیران دتا صاحب "	
۹۱	میان نکھو صاحب "	
۹۲	میان محمد بخش نمبردار	
۹۳	میان رحمت علی صاحب	
۹۴	میان رحمان صاحب	
۹۵	میان فجا صاحب	نوان پنڈ
۹۶	میان عبد الحق صاحب احمد آباد	جہلم
۹۷	میان شیر محمد صاحب	
۹۸	میان مہر دین صاحب	
۹۹	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۱۰۰	میان مولا بخش صاحب	
۱۰۱	میان الہ دین صاحب	نوان پنڈ
۱۰۲	میان جان محمد صاحب	بھینی
۱۰۳	میان نبی بخش	"
۱۰۴	میان شیخ نیاز اللہ صاحب شاہ جہان پور	
۱۰۶	میان تفضل حسین خواہرزادہ مولوی	
۱۰۷	غلام امام صاحب ریاست منی پور	
۱۰۸	میان مولا بخش صاحب	شاہجہانپور
۱۰۹	میان سید سعید الدین صاحب	

گناہ صغیرہ و کبیرہ

اس کو سمجھنے کے لئے ایک عجیب نکتہ حضرت مخدومنا حکیم نور الدین صاحب نے درس قرآن مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

کہ ہر ایک گناہ کے دو حصہ ہوتے ہین ایک حصہ ان گناہون کا ہوتا ہے جو کسی خاص گناہ کے ارتکاب کے واسطے ابتدائی یا راستہ مین آکر واقع ہوتے ہین اور گنہ گار کو ان کا اس آخری غرض کیلئے مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ ان گناہون کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے اور جب وہ ان کو کرتا ہوا اس کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جو اسکا اصل مقصود ہوتا ہے تو اُسے کبیرہ کہتے ہین

مثال ۔ جیسے انسان اول بدنظری کرتا ہے اور ایک عورت پر نظر ڈالتا ہے اب اس سے شروع ہوتا ہے تو پھر راستہ مین اسکو اور گناہ کرنے پڑتے ہین نظر کے بعد زبان کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ کہان رہتی ہے اور کون ہے کیسے اسکے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہے اور اس ذریعہ سے ایک دوسرے شخص کو بھی گناہ مین مبتلا کرتا ہے پھر دوسرا شخص پتہ دیتا ہے وہ سنتا ہے اور کانون کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے حتیٰ کہ پھر مال ناجائز طور سے خرچ کرتا ہے اور ہاتھون کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسیطرح سے آلودہ ہوتا ہوا حتیٰ کہ آخری حد یعنی زنا کاری کا مرتکب ہوتا ہے خاص زنا کو کبیرہ گناہ کہینگے اور اس کے متعلق جس قدر اس نے گناہ پہلے کئے وہ تمام صغیرہ ہون گے یہی حال چوری اور دیگر گناہون کا ہے کہ اول اس کے صغائر کا انسان مرتکب ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا